جلد ۵۳/۱۸ | ۱۰ ہجرت ۱۳۴۳ ہش ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۳ھ ۱۰ مئی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۰۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے

ہمارے نبی کریمؐ نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا

(۱) "اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربیٔ اعظم ہے۔ یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین میں قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہبِ باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر ایک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر ایک ملحد کے وساوس دُور کئے اور سچا سامان نجات کا ... اصولِ حقہ کی تعلیم سے ازسرِنو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے۔ اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہیں۔ کتاب آسمانی شاہد ہے۔ اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدے کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ دوم ص۱۰۶ حاشیہ)

(۲) "میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا۔ اور کل نبی جو اس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کرے گا۔ مَیں نبیوں کی عزت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ اور یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل مل کر کسی سے ہو سکتا تھا۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء ص۲)

(۳) "اس میں کیا شک ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ صرف یونسؑ سے بلکہ ہر ایک نبی سے افضل ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ ص۱۴۳)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ مئی بوقت ½ ۷ بجے صبح

کل بعد دوپہر حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ اس وقت طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۹ مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سورۃ آل عمران کی بعض آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اسلامی معاشرہ اور اسلامی سوسائٹی کے بعض درخشاں پہلوؤں کو واضح فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ اسلامی معاشرہ کی بنیاد تقوی اللہ طلب مغفرت اور حصول جنت کے لئے جد و جہد پر ہے۔ اسلامی معاشرہ کے افراد تقوےٰ کے بلند مقام پر فائز ہونے کے باعث خوشحالی میں بھی اور تنگ دستی میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ باہم ان کا سلوک اس درجہ محبت و اخوت پر مبنی ہوتا ہے کہ غصہ کو دبانا اور باہم ایک دوسرے کو معاف کرنا ان کا شیوہ ہوتا ہے اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ احسان کا سلوک روا رکھتے ہیں کوئی بُرا کام سرزد ہونے یا اپنی جانوں پر ظلم کرنے کی صورت میں وہ اللہ کو یاد کرتے اور اپنے قصوروں کی معافی چاہتے ہیں۔ ایسے مثالی معاشرہ کے مثالی افراد کو اللہ تعالےٰ نے مغفرت اور باغوں والی جنت کی بشارت دی ہے۔ آپ نے احباب کو قرآن مجید کے ان احکام پر عمل پیرا ہونے اور دنیا کے سامنے اسلامی معاشرہ کا نہایت اعلےٰ نمونہ پیش کرنے کی تلقین فرمائی۔

ربوہ۔ ڈھاکہ چٹاگانگ۔ دیناج پور۔ احمد نگر۔ اور تردا میں انصار اللہ کے اجتماعات اور جماعتی جلسوں میں شمولیت کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مکرم غیر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ۸ مارچ کی شام کو بخیریت واپس تشریف لے آئے ہیں۔ وفد کے تیسرے رکن مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تحریک جدید چند روز قبل واپس تشریف لے آئے تھے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ مئی ۶۴ء

پہلے ہمیں اپنی سلیٹ صاف کرنی چاہیئے

ایک مشہور صحافی جو غیر سرکاری کشمیر وفد کے رکن کی حیثیت سے مختلف ممالک کی سیاحت سے واپس آیا ہے آجکل روزنامہ مشرق میں اپنے سفر کے بعض حالات شائع کر رہا ہے روزنامہ ۷ مئی ۱۹۶۴ء کے پرچہ میں "مغربی ممالک چاہتے ہیں کہ پاکستان کے مسائل کبھی حل نہ ہوں" کے زیر عنوان اسنے بتایا ہے کہ مغربی ممالک اسلامی انقلاب سے خائف ہیں اور وہ ڈرتے ہیں کہ اسلامی ممالک خاص کر پاکستان ترقی کر گیا تو ان کی تہذیب کو سخت صدمہ پہنچے گا۔ چنانچہ مضمون نگار رقمطراز ہے کہ

"ثبوت کے طور پر میرے پاس کوئی دستاویزی شہادت نہیں لیکن جتنا تھوڑا بہت مجھے اس کی بناء پر میں یہ کہتا ہوں کہ مغربی ممالک خصوصاً امریکہ اور برطانیہ دل سے چاہتے ہیں کہ پاکستان کے مسائل ختم نہ ہوں اور یہ پاکستان ہمیشہ زندگی اور موت کی کشمکش میں گرفتار رہے۔ وجہ؟ اس لئے کہ مغربی ممالک جو گذشتہ ربع صدی سے کمیونزم کے عروج سے لرزہ براندام رہے ہیں یہ نہیں جانتے کہ وہ کمیونزم کے بھوت سے نجات حاصل کرنے کے بعد اسلام کے انقلاب سے دوچار ہو جائیں ۔۔۔ امریکہ اور برطانیہ کے سیاسی مفکر، تاریخ دان اور سفارتی حلقے یہ خوب جانتے ہیں کہ صدیوں کی سیاسی غلامی کے باوجود مسلمانوں کا انقلابی نعرہ ختم نہیں ہوا۔ آج بھی ستر کروڑ مسلمان صبح و شام کروڑوں مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا فلک شگاف نعرہ لگاتے ہیں۔ ان مغربی مفکرین کو یہ احساس ہے کہ پونے چودہ سو سال گذر جانے کے بعد بھی اسلام کی انقلابی طاقت کا یہ کمال ہے کہ دس کروڑ عوام کی ایک مملکت شدید ترین مخالفتوں کے باوجود دنیا کے نقشے پر ابھر چکی ہے۔ ان لوگوں کے دل میں یہ احساس موجزن ہے کہ پاکستان ہی آخر کار عالم اسلام کو ایک عالمگیر انقلاب کے راستے پر ڈالنے کا ذریعہ بن سکتا ہے جس روز اس انقلاب نے جسکے بیج ساٹھ کروڑ مسلمانوں کے قلب و جگر میں موجود ہیں حقیقت کا جامہ پہن لیا تو کمیونزم اور سرمایہ داری دونوں کو موت کا پیغام مل جائے گا۔ مغرب کے سوچنے والے لوگ یہ جانتے ہیں کہ جب بھی اسلام مخصوص مفاد کے ہاتھوں سے آزاد ہو گا تو مراکش سے انڈونیشیا تک اور سمرقند و بخارا سے نائیجیریا تک ایک ایسی ملت سرگرم عمل ہو چکی ہوگی جو موت کو محبوب سے بڑھ کر پیار کرنے والی ہوگی۔ بقول اقبال ؎

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

اور جب یہ سیل چل نکلے گا تو اسے کوئی طاقت روک نہیں سکے گی۔۔۔۔

مغرب جو عیسائیت کا دوسرا نام ہے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے تصور سے لرزہ براندام ہو جاتا ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ اسلام کے پاس کوئی ایٹم بم یا ہائیڈروجن بم نہیں، لیکن انہیں یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مسلمانوں کے پاس ان بموں سے ایک بہت بڑا بم موجود ہے۔ اور وہ ہے عشق محمد صلے اللہ علیہ وسلم۔ چودہ سو سال گذر جانے کے باوجود آج بھی قلب مسلمان میں یہ عشق ایسی کیفیات پیدا کرتا ہے جو ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم کو کبھی خاطر میں نہیں لاتیں۔"

(روزنامہ مشرق ۵/۷/۶۴ ص۳)

مضمون نگار نے یہی رائے پاکستان کے حالیہ حالات کے تعلق میں امریکہ اور برطانیہ کے رویہ پر بحث کر کے قائم کی ہے۔ ہماری رائے میں یہ نتیجہ غلط نہیں ہے اور صحافی مذکور کو ان حالیہ واقعات پر غور کرنے کے بغیر بھی مغربی ممالک کی اسلام دشمنی کی حقیقت واضح ہونی چاہیئے تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ عملی طور پر مغربی دنیا کی اسلام کے برخلاف یہ مہم صلیبی جنگوں سے شروع ہوئی ہے اور ابھی تک ختم نہیں ہوئی اور اس وقت تک رہے گی جب تک اللہ تعالے کی منشاء ہے۔ اب یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ تاہم اس حقیقت کو ہمارے اہل علم حضرات نے شروع ہی سے محسوس کرنے کے باوجود اس پر اس نقطۂ نظر سے نہ تو کبھی غور کیا ہے اور نہ کوئی اقدام کیا ہے کہ مغربی اقوام کی اسلام کے خلاف اس منافرت کو کم کرنے کے ذرائع معلوم کئے جائیں۔ تاہم جہاں تک نفرت کا تعلق ہے وہ ایک حقیقت ہے اور ہمارے اہل علم حضرات اس کو شروع سے محسوس کرتے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ صرف مغربی اقوام ہی اسلام اور مسلمانوں سے نفور ہیں بلکہ دیگر غیر مسلم اقوام بھی کچھ اسی قسم کا جذبہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف رکھتے ہیں۔ بھارت ہی کو لیجئے یورپ سے بھی کہیں بڑھ کر ہندوؤں کے فرقہ پرست اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن بنے ہوئے ہیں چنانچہ بھارت میں مسلمانوں پر جو زیادتیاں ہو رہی ہیں اسکی وجہ وہی ہے جو سائپرس میں عیسائیوں کی طرف سے ترکوں پر ظلم و ستم کی وجہ ہے۔

اس لحاظ سے یہ ایک نہایت اہم سوال ہے جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے سنجیدہ طبقہ کے لئے لمحۂ فکر کا طالب ہے۔ اسلام ایک عالمگیر دین ہے یہ کسی قوم یا نسل کے ساتھ مخصوص نہیں ہے۔ اس کے اصول آفاقی حیثیت رکھتے ہیں اور اسلام کا رسول رب العالمین نے اس لئے نہ صرف عرب نہ صرف ایشیائی اور موجودہ اسلامی اقوام اسلام کی وارث ہیں بلکہ تمام دنیا کی اقوام اور تمام دنیا کے ممالک اسلام کے وارث ہیں۔ مسلمانوں کو اللہ تعالے کی طرف سے یہی ہدایت ہے کہ اسلام کو ہر انسان تک پہنچائیں اور جب تک اللہ تعالے کا یہ آخری پیغام ہر انسان کے کان تک نہ پہنچ جائے اور ہر انسان اسلام کے اصولوں پر عمل پیرا نہ ہو جائے اس وقت تک یہ مہم جاری رکھی جائے

اگر اس کو صحیح مان لیا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے اپنے اس فرض کو کس حد تک ادا کیا ہے اور اگر اس ضمن میں کچھ کیا ہے تو اس کا طریق کار کیا رہا ہے اور خاص کر موجودہ حالات میں اسلامی جدوجہد کا طریق کار کیا ہونا چاہیئے۔

اس سے بھی پہلے ہمارے اہل علم حضرات کے سوچنے کی بات یہ ہے کہ وہ وجوہات معلوم کئے جائیں جو مغربی اور دیگر اقوام کو اسلام اور مسلمانوں سے نفور بناتے ہیں۔ اور سوچنا چاہیئے کہ ان اسباب کو دفع کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ شروع ہی میں ہمیں اس امر کا یقین کر لینا چاہیئے کہ صحافی مذکور نے جو اسلامی انقلاب کا ذکر کیا ہے ایسا انقلاب نہ کبھی پہلے طاقت کے بل پر ہوا ہے اور نہ کبھی آئندہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اسلام ایک علمی دین ہے اور اس کے پاس ایسی سچائیاں ہیں جو انسانی فطرت اور عقل کے مطابق ہیں۔ اس لئے اسلام کی تبلیغ کے لئے طاقت کا سوال کوئی وزن نہیں رکھتا۔

اگر ہم ان وجوہات پر غور کریں جن سے غیر اقوام آج اسلام اور مسلمانوں سے نفور نظر آتی ہیں تو پہلی وجہ ہم کو یہی نظر آتی ہے کہ ان اقوام کے دلوں میں اسلام کے متعلق ایک ایسے دین کا تصور ہے جو اپنے منوانے کے لئے تلوار کا دوسرے لفظوں میں جبر کا قائل ہے۔ اسلامی اقوام کو گزشتہ زمانوں میں دنیا کی سیاست پر جو فوقیت رہی ہے غیر اقوام میں اسلام کے متعلق یہ جابرانہ تصور پیدا کرنے کی ایک اہم وجہ بنی ہے۔ اس فوقیت نے جہاں غیر اقوام میں مسلمانوں کو خوفناک صورت میں پیش کیا ہے بلکہ یہ خود ہمارے ان اہل علم حضرات کی گمراہی کا بھی باعث ہوئی ہے جنہوں نے یہ عقیدہ بنا لیا کہ مسلمان مجاہد وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے ہاتھ میں تلوار ہو۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ اکثر اہل علم حضرات نے سمجھ لیا ہے کہ تلوار دائیں ہاتھ میں ہونی چاہیئے اور قرآن بائیں ہاتھ میں یعنی جب تک پہلے تلوار سے غلبہ حاصل نہ ہو تبلیغ کا بیج اُگ نہیں سکتا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ غیر مسلم اقوام نے جب تلوار کی یہ سرگرم تائید خود اسلام کے اہل علم حضرات کی طرف سے دیکھی تو ان کے وساوس اور بھی مضبوط ہو گئے ہیں کہ ہو نہ ہو اسلام تلوار کا مرہون ہے۔

انسان قدرتی طور پر امن پسند واقع ہوا ہے۔ خونریزی طبعاً خلاف انسانیت ہے جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے:۔

لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم ثم رددناہ
اسفل سافلین

انسان فطرتاً سلیم الطبع ہوتا ہے سفلی باتوں میں وہ بعد میں گمراہی کے باعث گرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالے یہ بھی فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یحب الفساد اور کہ الفتنۃ اشد من القتل۔ اس سے ظاہر ہے کہ احسن تقویم کے یہی معنی ہیں کہ انسانی فطرت فتنہ و فساد اور خونریزی سے نفور ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمنان اسلام اسلام کو لوگوں کے سامنے ایک خونخوار مذہب کے طور پر پیش کرتے ہیں تا کہ لوگوں کو اس سے طبعاً نفرت پیدا ہو۔

آج مغربی اقوام ہی میں نہیں بلکہ بھارت وغیرہ کے ہندوؤں میں مسلمانوں کے خلاف جو نفرت دیکھنے میں آتی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ دشمنان اسلام نے اسلام کو ایک خونی دین کے طور پر پیش کیا ہے اور نہایت افسوس کی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ان دشمنان اسلام کو خود مسلمان کہلانے والے اہل علم حضرات کی پُرزور تائید حاصل ہے۔ مثلاً اگر آپ غیر اقوام کے سامنے اسلام کا یہ عظیم الشان اصول پیش کریں جو اس نے دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے دیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین قد
تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں کوئی جبر نہیں کیونکہ ہدایت گمراہی سے الگ کر دی گئی ہے۔ تو دشمنان اسلام آپکے سامنے یہ حوالہ پیش کر دیں گے کہ فلاں بڑے عالم صاحب نے لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے

(باقی ص۲ پر)

فضلِ عمر مسجد ہیمبرگ (مغربی جرمنی) میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب

جرمنی نومسلموں کے علاوہ پاکستان۔ ہندوستان۔ عرب۔ شام۔ نائیجیریا (افریقہ) ٹرکی مراکو اور اردن کے مسلمانوں کا ایمان افروز اجتماع

مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب انچارج جرمن مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

گزشتہ سالوں کی طرح اس دفعہ بھی عید الاضحیہ کی مبارک تقریب ۱۲ اپریل کو پورے اہتمام سے منائی گئی۔ عید کی تیاری کا کام ایک ماہ قبل شروع کیا گیا۔ مسجد مکان اور باغ کی صفائی کی گئی۔ ایک ہزار کی تعداد میں دعوت نامے طبع کروا کر بذریعہ ڈاک بھجوائے گئے۔ اور بہت سے احباب کو ان کی رہائش گاہ پر جاکر دعوت نامے دیئے گئے۔ نیز ہیمبرگ کے مختلف اداروں سے رابطہ قائم کرکے مسلمانوں کے ایڈریس حاصل کئے۔ اور انہیں دعوت نامے بھجوائے۔ پریس، نیوز ایجنسیز اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن والوں کو بھی دعوت نامے بھجوائے۔ اس دفعہ عید جمعرات مورخہ ۱۲ اپریل وعمل میں آئی۔ یہ دن چھٹی کا نہ تھا۔ اور یہاں یورپ میں رخصت کا حاصل کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی احباب بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ بہت سے مہمان ساڑھے چھ بجے ہی تشریف لے آئے۔ حالانکہ نماز کا وقت ساڑھے دس بجے مقرر کیا گیا تھا۔ یہ دوست یہ سارا وقت مسجد میں ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں مصروف رہے۔ اونچی اور شیریں آواز میں تلاوت قرآن پاک کا گھنٹوں نظارہ بہت ایمان افروز تھا۔ اور مسجد کا گوشہ گوشہ کلام الٰہی سے گونج رہا تھا دس بجے تک مسجد پوری طرح بھر چکی تھی اس دفعہ جرمنی احمدی مسلم احباب پہلے سے زیادہ تعداد میں شریک ہوئے۔ ایک احمدی دوست ۳۰۰ میل کا سفر کرکے ایک روز پہلے تشریف لے آئے۔ یہ دوست دل کے مریض ہیں اور ڈاکٹروں نے انہیں کام کرنے سے منع کیا ہوا ہے۔ لیکن اپنے اخلاص اور محبت کے جذبہ کے ساتھ یہ ہر دفعہ آجاتے ہیں۔ باوجود شدید بیماری کے دو روز انہوں نے بہت محنت اور شفقت سے کام کیا۔ اور ہمارے منع کرنے کے باوجود انتظامات میں پوری طرح شامل رہے۔ ان کے اخلاص اور محبت کو دیکھ کر پاکستان احمدی ماحول یاد آجاتا ہے۔

اسی طرح ہیمبرگ کے ایک احمدی دوست برادرم عبد الحمید صاحب ڈنگیر (Dungeer) بہت تکلیف اٹھا کر تشریف لائے۔ یہ دوست چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہیں۔ اور سہارے کے بغیر ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتے۔

جرمن احمدی احباب کے علاوہ پاکستان۔ ہندوستان۔ عرب۔ شام۔ افریقہ مراکو اور اردن کے مسلم احباب بھاری تعداد میں شریک ہوئے۔ چونکہ اس دفعہ توسیع مسجد کے جلسہ میں سنگ بنیاد کی تقریب بھی عید کے موقعہ پر رکھی گئی تھی۔ اس لئے ہیمبرگ گورنمنٹ کی نمائندگی مسٹر (REINAKER) بطور نمائندہ محکمہ تعمیرات نے کی اور ہیمبرگ چرچ کے ایک معزز نمائندہ بھی تشریف لائے۔

نماز سے قبل مسجد پوری طرح پُر ہو چکی تھی۔ غیر مسلم احباب اس دفعہ زیادہ تعداد میں شامل ہوئے۔ اس لئے میٹنگ روم میں نماز کے لئے جگہ بنانا مشکل تھا۔ نماز سے پہلے مجھے دو دفعہ اعلان کرنا پڑا کہ احباب سمٹ کر بیٹھیں۔ تاکہ پیچھے مزید جگہ نکل سکے۔ بہرحال احباب نے پورا تعاون کرتے ہوئے بہت تنگی سے ایک دوسرے کے ساتھ شانے ملا کر نماز ادا کی۔ مسجد کی تنگی کا احساس نمایاں تھا۔

ساڑھے دس بجے خاکسار نے نماز پڑھائی۔ اور نماز کے بعد خطبہ میں خاکسار نے حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی عظیم الشان قربانیوں کا ذکر کیا۔ اور ان قربانیوں کے نتیجہ میں الٰہی افضال اور برکات کی تفصیل بتائی۔ اور اس امر کی پوری وضاحت کی کہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کو اپنی جناب میں نوازتے ہوئے قرآن کریم اور بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام دنیا کے لئے مبعوث فرما کر دین کی تکمیل کے سامان مہیا فرمائے۔ خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور عید کی نماز کی تقریب پوری کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

تقریب سنگ بنیاد

عید کی نماز کے معاً بعد توسیع مسجد کے سلسلہ میں سنگ بنیاد کی تقریب مسجد کے باہر عمل میں آئی۔ تمام دوست اس میں شریک ہوئے۔ خاکسار نے اسلام میں مسجد کی اہمیت پر تقریر کرتے ہوئے توحید الٰہی۔ تمام انبیاء پر ایمان۔ اسلامی اخوت۔ رواداری اور امن کی تعلیمات کی قرآنی آیات اور تاریخ اسلام کی مثالوں کے ذریعہ واضح کیا۔ اور اس بات پر خاص طور پر زور دیا۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو مدینہ میں مسجد نبوی میں عبادت کی اجازت دے کر اسلامی رواداری کی فقید المثال روایت قائم کی ہے۔ اور ہم نبیوں کے سردار کے اس اسوۂ حسنہ کو رہتی دنیا تک زندہ رکھنے کے لئے اکناف عالم میں مساجد تعمیر کر رہے ہیں۔ اس تقریر کے بعد خاکسار نے دلی اور عاجزانہ دعاؤں اور ذکر الٰہی کرتے ہوئے توسیع مسجد کے سلسلہ میں سنگ بنیاد رکھا۔ اور دیگر احباب کے ساتھ مل کر دعا کی۔

ان دونوں تقاریب کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا۔ اور بعد ازاں چیدہ اور خاص مہمانوں کو دوپہر کا کھانا بھی پیش کیا گیا جو خاکسار کی اہلیہ نے تیار کیا۔ کھانے کے بعد خاکسار نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

پریس میں ذکر

ہیمبرگ کے ایک اہم روزنامہ اخبار DIE WELT نے ہماری اس تقریب کا ذکر اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں ۱۱ اپریل ۱۹۶۲ء یعنی تقریباً ایک ہفتہ قبل کرتے ہوئے لکھا۔

”جمعرات کے روز ساڑھے دس بجے فضلِ عمر مسجد میں عید الاضحیہ کی تقریب عمل میں آئے گی۔ یہ عید حج کے معاً بعد تمام اسلامی دنیا میں پورے اہتمام سے منائی جاتی ہے نماز اور خطبہ کے بعد امام عبد اللطیف توسیع مسجد کے سلسلہ میں سنگ بنیاد رکھیں گے۔ دو مزید کمرے تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ دونو کمرے رہائش کے علاوہ نماز کے لئے بھی استعمال کئے جائیں گے۔ فضلِ عمر مسجد جماعت احمدیہ کی تعمیر کردہ ہے۔ اور جماعت احمدیہ اور صرف یہی ایک جماعت اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے کام میں مصروف ہے۔ اور اس جماعت کا طرۂ امتیاز اسلام کا احیاء اور اسلامی تعلیمات کی تمام دنیا میں تبلیغ ہے۔“

حدیث الرسولؐ

قطعِ رحمی پر زجر و توبیخ

عن جبیر بن مطعم رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ قاطع۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ۔ حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں قطع رحمی کرنے والا ہرگز داخل نہ ہوگا۔

تشریح۔ صلہ رحمی ایک بہت بڑی خوبی اور نیکی ہے۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات موجود ہیں جن میں آپ نے صلہ رحمی کے متعلق از حد تاکید فرمائی ہے۔ انسان کے کردار اور اخلاق کا جائزہ لینے کا صحیح پیمانہ یہ ہے کہ دیکھا جائے کہ اس کا تعلق اپنے اقرباء اور رشتہ داروں کے ساتھ کیسا ہے۔ بعض لوگ اپنے رشتہ داروں خصوصاً غریب اور پسماندہ رشتہ داروں سے اعراض کرتے ہیں۔ اور ان کا تعلق نہ رابطہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قطع رحمی کرنے والا شخص اپنا وقار کھو دیتا ہے۔ اور دوسروں کی نگاہ میں ذلیل ہو جاتا ہے غیر شخص کی عزت کی جاتی ہے مگر اپنے عزیز اور خونی رشتہ دار کو نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں باہمی تعلقات نہ صرف ختم ہو جاتے ہیں بلکہ دلوں میں کدورت اور بغض پیدا ہوتا ہے۔ جو کئی خرابیوں کا باعث بنتا ہے۔ اور یہ امر خدا اور اس کے رسول کو ناراض کرنے کا باعث اور تقویٰ کی روح کے سراسر منافی ہے۔ (مرتبہ شیخ نور احمد منیر)

اس اخبار نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۲۔ اپریل یعنی عید سے ایک روز قبل ایک مزید نوٹ نہایت اہم کالم میں درج کیا جس میں ہمارے ٹیلی فون نمبر کا بھی ذکر کیا۔

HAMBURGER ECHO نے ۲۳۔ اپریل یعنی عید کے روز اپنے کالموں میں ہماری دونوں تقاریب کا ذکر نہایت اچھے الفاظ میں کیا اور اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا کہ ان دونوں کمروں کی توسیع کے ساتھ مسجد کی تنگی کا مسئلہ ایک حد تک حل ہو جائے گا۔

ہمبرگ کے اہم اخبار HAMBURGER MORGEN POST نے بھی انہی الفاظ میں خبر کو شائع کیا۔

ہمبرگ کے کثیر الاشاعت اخبار HAMBURGER ABEND BLATT نے اپنی اشاعت مورخہ ۲۴۔ اپریل میں سنگِ بنیاد کا فوٹو شائع کرتے ہوئے دونوں تقاریب کا ذکر نہایت اچھے الفاظ میں کیا۔

پریس انٹرویو

عید کے روز اس عاجز کے دو انٹرویو لئے گئے۔ ایک انٹرویو جرمن نیوز ایجنسی DPA کے نمائندہ نے لیا انہوں نے کثرت سے سوالات دریافت کئے جن کے خاکسار نے جواب دئے۔ اسلامی تعلیمات اور جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کو پوری وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔

دوسرا انٹرویو

HAMBURGER ECHO روزنامہ اخبار کے نمائندہ نے لیا انہیں انکے سوالات کے جواب میں حج کی فلاسفی اور اسلامی تعلیمات کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ ان کے سوالات کے جواب میں خاکسار نے اس امر پر زور دیا کہ اسلام امن صلح اور آشتی کا مذہب ہے۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا شرح اور بسط سے ذکر کیا۔ یہ رپورٹر اپنی اخبار میں میرے اس انٹرویو کو تفصیل کے ساتھ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ علاوہ ازیں Conti Press CONTI کے نمائندہ نے دونوں تقاریب کے متعدد فوٹو لئے۔

ریڈیو انٹرویو

۲۵۔ اپریل کو ہمبرگ ریڈیو کی ایک نمائندہ انٹرویو کے لئے آئی اور کثرت سے سوالات دریافت کئے اسے میں نے زیادہ تفصیل کے ساتھ یورپ میں تبلیغی مساعی کے بارہ میں واقفیت بہم پہنچائی اور مساجد کے فوٹو دکھائے۔ افریقہ میں جماعت کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کے بارہ میں مواد مہیا کیا جرمن ترجمہ قرآن اپنے جرمن رسالہ Der Islam کے ذریعہ کامیاب تبلیغی مہم کا ذکر کیا۔ نصف گھنٹہ تک یہ دلچسپ گفتگو جاری رہی۔ جرمن لٹریچر خاکسار نے انہیں بطور ہدیہ پیش کیا۔ اس نمائندہ کی طبیعت پر خدا تعالےٰ

اس کامیاب اسلامی مہم کا خاص اثر تھا۔ یہ انٹرویو مئی کے آخر تک انشاء اللہ نشر ہوگا۔

حرفِ آخر

الغرض اس دفعہ خدا کے فضل و کرم سے ہماری عید الاضحیہ اور سنگِ بنیاد کی تقاریب پہلے سے زیادہ کامیاب رہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں کوشاں ہیں۔ ہم نے اب تک اللہ کی تائید اور نصرت کے بکثرت نظارے دیکھے ہیں اور باوجود مشکلات اور مخالفت کے ہمارا قدم خدا کے فضل و کرم سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر مساعی کو اپنی جناب میں نوازے اور بہتر سے بہتر نتائج محض اپنے فضل و کرم سے مرتب فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

کہ دین میں داخل کرنے کے لئے تو کوئی جبر نہیں البتہ جو شخص ایک بار اسلام میں داخل ہو جائے وہ بغیر تلوار کے راستہ کے باہر نہیں نکل سکتا جب لوگ یہ تشریح سنیں گے تو بلا مبالغہ ہندو رام رام اور عیسائی کرائسٹ کرائسٹ کہتے ہوئے بھاگ اٹھیں گے۔

الغرض اگر آپ چاہتے ہیں کہ کم از کم مغربی اقوام مسلمان اقوام سے دشمنی نہ کریں تو لازم ہے کہ ہم ان کے دلوں سے اسلام کے متعلق جو غلط فہمیاں دشمنانِ اسلام نے جبر و اکراہ اور تلوار وغیرہ کے تعلق میں ڈالی ہوئی ہیں وہ انکے دلوں سے نکالیں اور اس تمام لٹریچر کو دریا برد کر دیں جس میں دشمنانِ اسلام کی تائید کی گئی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دنیا میں صحیح اسلامی انقلاب پیدا ہو تو ہمیں اپنی سلیٹ پہلے صاف کرنی پڑے گی اور جو پریشان لکیریں اس پر خود ہمارے اہلِ علم حضرات نے ڈال دی ہیں ان کو مٹانا پڑے گا اور دنیا کے سامنے اسلام کو اس طرح پیش کرنا پڑے گا کہ اسلام کا خدا رب العالمین ہے۔ اسلام کی کتاب ذکرٌ للعالمین ہے اور اسلام کا رسول رحمۃٌ للعالمین ہے۔

درخواست دعا

مکرم صوبیدار محمود احمد صاحب قریشی نرسری لائن کوئٹہ کی طبیعت ایک عرصہ سے پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے علیل رہتی ہے بعض ڈاکٹر اپریشن کا مشورہ دے رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحیح تشخیص اور علاج کی توفیق دے اور صحت کاملہ عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بھی عرصہ سے بیمار رہتی ہیں احباب ان کی کامل صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

شذرات

شیخ خورشید احمد

ختم نبوت کا حقیقی مفہوم

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اپنے درس القرآن میں جو "معارف القرآن" کے زیرِ عنوان ہفت روزہ شہاب میں شائع ہوا ہے سورہ اعراف رکوع ۲۰ آیات ۵۸۔ ۵۹ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"امام ابن کثیر نے فرمایا کہ اس آیت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری پیغمبر ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جب آپؐ کی بعثت و رسالت قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے اور پورے عالم کے لئے عام ہوئی تو اب کسی دوسرے جدید نبی و رسول کی ضرورت باقی نہیں رہتی اسی لئے آخری زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے تو وہ بھی اپنی جگہ نبوت پر قرار ہونے کے باوجود شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے"

(شہاب یکم مارچ ۶۷ء ص ۱۶)

ان سطور میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے تسلیم کر لیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین اور آخری پیغمبر ہونے کا حقیقی مفہوم یہی ہے (اور جماعت احمدیہ کا بھی یہی عقیدہ ہے) کہ

"آپ کی بعثت و رسالت قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے اور پورے عالم کے لئے ہے"

بقول مفتی صاحب، ممدوح جب آخری زمانہ میں حضرت عیسےٰ تشریف لائیں گے تو وہ نبی ہونے کے باوجود چونکہ شریعت محمدیہ پر عمل کریں گے اس لئے ان کی نبوت ختم نبوت کے منافی نہیں ہوگی۔ گویا جہاں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے کا سوال ہے مفتی صاحب اور ان کے ہمنوا بھی اس کے قائل ہیں اور اسے ختم نبوت کے منافی نہیں سمجھتے البتہ ان کے اور ہمارے عقیدہ میں یہ فرق ضرور ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ آخری زمانہ میں آنے والا نبی نبی اسرائیل کا فرد ہوگا جو گو شریعت محمدیہ پر ہی عمل کرے گا مگر اپنی نبوت کے لئے وہ بہر حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا مرہونِ منت نہیں ہوگا لیکن ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری زمانہ میں آنے والا مامور نہ صرف یہ کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ ہی کی امت کا ایک فرد ہوگا بلکہ وہ اپنی نبوت اور اپنے تمام روحانی کمالات کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات کا ہی نتیجہ قرار دے گا اور برملا یہ کہے گا کہ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

اب اہلِ دانش خود فیصلہ کر لیں کہ ان دونوں عقیدوں میں سے کونسا عقیدہ اسلام کی فضیلت و برتری کا موجب ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے شایاں ہے۔؟

اسلام کو ایک "رجل رشید" کی ضرورت

لاہور کا ایک ہفت روزہ لکھتا ہے:۔

"یہ بات علی وجہ البصیرت کہی جاسکتی ہے کہ جتنا نقصان اسلام کو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر منبر و محراب پر وعظ کرنے والوں نے پہنچایا ہے اتنا اس جماعت نے مجرد ح نہیں کیا جو خانقاہ و مدرسہ کے بیوپار سے باہر ہے اور سیدھے سادے مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کرتی ہے سچی بات تو یہ ہے کہ علماء کی اکثریت دکانداریوں کا شکار ہے یہ لوگ قرآن و سنت کے تاجر ہیں۔۔۔ اجتماعاً اس طائفہ میں ایک فرد بھی ایسا نہیں جو کلمۃ الحق کا پشتیبان ہو اور مسلمانوں کے موجودہ اسلام کو قرنِ اول کے اسلام کی طرف لے جا سکتا ہو۔ کسی میں کایا پلٹنے کا بوتا نہیں ہمارے علماء نہ اجتہاد کر سکتے ہیں نہ انہیں فکر و نظر میں کمال حاصل ہے نہ مسائل پر نظر رکھتے ہیں نہ قدیم و جدید کے امتزاج پر قادر ہیں اور نہ کسی ملک یا قوم کی تقدیریں پھیر دینے کی صلاحیتوں سے آگاہ ہیں۔۔۔ اسلاف کی کارہن کاریاں ہیں اور ان سے نفس اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ رہا۔ افسوس ہے کہ جس رجل رشید کی اسلام کو ضرورت ہے وہ پیدا نہیں ہوا۔۔۔ دنیا صرف یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ اسلام ایک زندہ طاقت ہے یا نہیں اور مذہب کا مستقبل کیا ہے؟۔ حقیقت یہ ہے کہ موجودہ علماء میں کوئی شخص نکتہ اسلامیہ میں انقلابی فکر و نظر کا مالک نہیں یہ سارا گھر ہی حسرتِ تعمیر کے باعث معمار کا منتظر ہے۔"

(رحجان، ۲۸ جنوری ۶۷ء)

مندرجہ بالا اقتباس دراصل فطرت کی آواز ہے جو اس زمانہ میں ایک روحانی رہنما اور اسلام کے رجلِ رشید کی ضرورت کو بشدت محسوس کرتی ہے گو مجددیت کے بالمقابل بعض لوگ یہاں تک کہہ گذرتے ہیں کہ

"ہم نہیں جانتے کہ مجدد کیا بلا ہوتی ہے اب ہمیں کسی مجدد کی ضرورت نہیں" (ملخص از بیان مولانا ابوالکلام آزاد) لیکن مسلمان جب اسلام کی اور مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھتے ہیں تو ان کی فطرت بے اختیار پکار اٹھتی ہے کہ اسلام کا گھر ایک "معمار کا منتظر ہے" اور

"ایک رجل رشید کی اسلام کو ضرورت ہے"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضور کے خدام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا خاص سلوک

ایک نشان کے پورا ہونے کی گواہی

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب - ربوہ

(۲)

خدا تعالیٰ کی مزید چہرہ نمائی

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے فراخی رزق تو حاصل ہو چکی تھی لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے روحانی رزق بھی کثرت سے دینا چاہتا تھا وہ رزق کیا تھا اور کیونکر ملا اس کا مختصر بیان حسب ذیل ہے:۔

میں اگرچہ ۱۹۰۶ء سے جماعت پٹیالہ کا سیکرٹری بنا چلا آ رہا تھا نیز ۱۹۰۷ء سے ہی انجمن تشحیذ الاذہان کا ممبر بھی تھا لیکن میرا ذاتی تعارف حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نہ ہونے کے برابر تھا کیونکہ مسکینی طبیعت پر غالب تھی اور دل میں شرم بے حد تھی۔ لیکن نہ معلوم میرے مولا نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دل میں میرا خیال کس طرح ڈال دیا کہ حضور کی جانب سے شفقت نمائی ہونے لگ گئی۔ آخر میرے مولا، میرے زبردست آقا، میرے رب محسن نے مجھے ایک دن پٹیالہ سے اٹھا کر اسی طرح قادیان پھینک دیا۔ جس طرح کہ گوپھن کے ذریعہ پتھر کو دور فاصلہ پر پھینک دیا جاتا ہے۔ وہ قصہ یوں ہوا۔ کہ ۱۹۱۸ء میں انفلوئنزا کی سخت وبا پھوٹی اور سخت کثرت سے موتیں ہونے لگیں۔ قادیان میں بھی اس کا زور ہوا اور کئی احباب کی موت کا موجب بنی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا۔ یہاں تک کہ اپنی حالت کے پیش نظر حضور نے وصیت بھی لکھوا دی تھی۔ حضور کا علاج یونانی اور انگریزی دونوں طریق سے کیا جا رہا تھا۔ مفتی فضل الرحمان صاحب مرحوم اور مولوی غلام محمد صاحب امرتسری یونانی اور حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحبؓ انگریزی علاج کر رہے تھے۔ لیکن ایک مرحلہ ایسا آ گیا کہ دوسرے ڈاکٹر کی ضرورت پڑ گئی۔ ایسی ضرورت کے وقت بیک وقت دو تار حضرت میاں بشیر احمد صاحب کی جانب سے دئے گئے ایک تار حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کو پانی پت دیا گیا۔ اور دوسرا تار خاکسار راقم ڈاکٹر حشمت اللہ کو پٹیالہ دیا گیا۔

خاکسار کو جمعہ کی نماز کے وقت تار ملا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے میں قادیان جانے کے لئے گھر سے فوراً تیار ہو گیا۔ اور حصول رخصت کے لئے اپنے سول سرجن کی خدمت میں حاضر ہوا۔ صاحب سول سرجن نے بمشکل دو دن کی رخصت منظور کی۔ ایک تو اس وجہ سے زیادہ دن رخصت نہ دی کہ ایک عظیم ہسپتال کے اہم کام میرے سپرد تھے دوسرے اس وجہ سے کہ انفلوئنزا کی وبا کی وجہ سے ڈاکٹروں کی ہر جگہ اشد ضرورت تھی۔ تاہم میں نے دو دن کی رخصت کو ہی غنیمت جانتے ہوئے اسی شام کو قادیان کی راہ لی اور اگلے روز دو تین بجے قادیان پہنچ گیا۔ قریب چار بجے کے مجھے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں لے جایا گیا اس وقت حضور ایدہ اللہ زمین پر لگے ہوئے بستر پر جو اس دالان میں تھا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا کرتے تھے لیٹے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھ کر حضور خوش ہوئے اور اپنی بیماری کا حال بیان فرمانے لگ گئے۔ بیان کے دوران اتفاق سے اہل پیغام کا دغابازانہ ان کی ایذا رسانی کا ذکر آ گیا۔ تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے۔ حضور کا بیان ختم ہونے پر میں نے آپ کا طبی معائنہ کیا اور بشرح صدر بتلایا کہ پھیپھڑے اور دل خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ ہیں اور دونوں نہایت عمدہ ہیں یہ سنکر حضور کو بہت تسلی ہوئی اور حضور کا چہرہ پر رونق نظر آنے لگا۔ حضور نے میری چارپائی اسی دالان میں لگوا دی اور میری دو دن کی رخصت بھی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کو پٹیالہ بھیجکر تین ماہ کی توسیع کروا دی۔ علاج معالجہ کا سلسلہ جاری ہو گیا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت میں روز بروز ترقی ہوتی چلی گئی میری رہائش رخصت کے اختتام تک اسی دالان میں رہی اور حضور بھی اسی کمرہ میں قیام فرما رہے۔ رات کو صرف میں ہی حضور کے پاس سوتا تھا اور ہم دونوں اکٹھے بیٹھکر کھانا کھاتے تھے۔ یہاں مجھے اپنے رب محسن کی غریب نوازی ایسے رنگ میں نظر آتی ہے کہ گویا اس کا چہرہ میری آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے۔ اور وہ مجھے آسمان پر سے زمین پر آیا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کی یہ کیسی قدرت نمائی ہے کہ مجھ غریب مسکین کی ایک رات کی بھوک کو دیکھا اور اپنے پیارے نبیؐ کو شدت کے ساتھ کھانا کھلانے کا حکم دیا۔ جس پر اسی رات بند شدہ لنگر کھلوا کر رات کے بارہ بجے کھانا کھلایا۔ پھر نہ صرف اسی روز کھانا کھلایا۔ بلکہ میرے سر پر میڈیکل کی تعلیم کا (ناممکن حالات میں) تاج پہنایا۔ پھر میرے طبی کام کو اعلیٰ درجہ کی قبولیت بخشی اور مجھے باعزت بنایا۔ پھر مجھے اپنے پیارے محمود المصلح الموعود کی نظر میں معتبر بنایا۔ پھر طرفۃ العین میں مجھے دار المسیح میں لا کر اسی کمرہ[1] میں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سکونت رکھتے تھے لا بسایا اور اپنے پیارے اور لاکھوں کی جماعت کے محبوب پیشوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر کے ساتھ بیٹھ کر مہینوں کھانا کھلوایا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم

غرض میری تین مہینے کی رخصت خاص خدمت انجام دیتے ہوئے ختم ہوئی اور جس روز میں پٹیالہ کو واپس روانہ ہوا تھا اس روز حضور نے میرے شکریہ اور اعزاز میں بہت سے احباب کو دعوت طعام دی اور مجھے قصبہ کے باہر تک چھوڑنے کے لئے تشریف لائے۔

میں نے پٹیالہ پہنچکر اپنی ڈیوٹی کا چارج لے لیا۔ لیکن چند دن بھی نہ گذرے تھے کہ حضور نے خطوں کے ذریعہ علالت طبع کا لکھنا شروع کر دیا۔ آخر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کو پٹیالہ بھجوا کر میری چھ ماہ کی رخصت منظور کروا دی اور میں صرف تیرہ روز بعد دوبارہ قادیان پہنچ گیا اس طرح پر میرے لئے کثیر رزق روحانی کا دروازہ کھل گیا۔ اس بار دیں مجھے "دار البرکات" میں ٹھہرایا گیا اور پھر روزانہ ایک وقت اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھانے کا کئی ماہ تک موقع مل گیا۔

چند ماہ بعد حضور کے منشاء سے میں نے اپنا استعفےٰ لکھ بھیجا اور مجھے رہائش کے لئے حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کا شہر والا مکان مل گیا اور میں نے اپنے اہل و عیال کو پٹیالہ سے بلا کر عافیت کے قلعہ میں بسا لیا۔ اور مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کا موقعہ مل گیا اور آج تک کہ ۴۵ سال گذر چکے ہیں موقعہ مل رہا ہے۔ اس پینتالیس سالہ خادمانہ زندگی کی داستان بہت لمبی ہے۔ لیکن اس قدر بتلا دینا ضروری ہے کہ الہام، ہاں شدت کے ساتھ کیا گیا الہام۔

"یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر"

تا حال عجیب شان دکھلا رہا ہے کہ مجھے سالہا سال سے تا ایں دم (۱۹۶۳ء) حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مثیل اور خلیفہ برحق کے دستر خوان سے کھانا کھلوا رہا ہے۔ میرے جسم و جان کا ذرہ ذرہ اس بات کا گواہ ہے کہ الہام "یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر" جو کہ حضورؑ کو ۲۸ اور ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کی درمیانی شب کو ہوا تھا۔ برحق ہے۔

[1] اس مکان میں ۱۹۱۹ء سے تا وقت تبادلہ آبادی ۱۹۴۷ء مقیم رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد خلافت کے پچاس سال پورا ہونے پر

اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کا ایک خاص جلسہ

مورخہ ۳ اپریل ۱۹۶۴ء بروز جمعہ بعد نماز جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خلافت ثانیہ کے پچاس سال پورا ہونے کی خوشی میں مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کے زیر اہتمام جامع مسجد (مسجد کبوترانوالی) میں ایک خاص تقریب منائی گئی۔ اس دن علی الصبح اطفال نے مسجد کی صفائی کی اور مسجد کو رنگ برنگ جھنڈیوں، قطعات اور خوبصورت چارٹوں سے مزین کیا گیا۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے اسی کے قریب والدین اور جماعت کے معزز اراکین کو بذریعہ تحریری خطوط مدعو کیا گیا۔

اس تقریب کا آغاز بعد نماز جمعہ ایک اجلاس سے شروع کیا گیا۔ جس کی صدارت کے لئے مکرم بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ سے درخواست کی گئی تھی۔ لیکن ان کے ارشاد کے مطابق صدارت کے فرائض مکرم حمید اسلم صاحب ایڈووکیٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ شہر نے سر انجام دئے۔ اجلاس کی ابتداء رسم علم کشائی سے شروع کی گئی اور ساتھ ہی عزیز عبدالرحیم خالد طفل نے قرآن حکیم کی تلاوت نہایت خوش الحانی سے کی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد عزیز خلاق احمد تبسم خان طفل نے درثمین کی نظم "کر قبول باری میری دعائیں ساری" ترنم سے پڑھی۔ بعدہٗ مکرم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ کی اقتداء میں جملہ اطفال نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد خاکسار مبشر احمد پال ناظم اطفال مقامی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوائے جانے والا ہدیہ تبریک حاضرین جلسہ کو سنایا جسے جملہ اطفال نے بیک زبان منظور کیا۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ نے "والدین کے حقوق" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اطفال کو مفید نصائح فرمائیں اور اپیل کی کہ وہ اپنے عظیم روحانی باپ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہر حکم پر لبیک کہنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ بعد ازاں عزیز شہزاد احمد خالد طفل نے درعدن سے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظم "قادیان کی یاد میں" نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم قریشی اقبال حسین صاحب سیکرٹری تربیت نے حاضرین کو محظوظ کیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں نہ صرف والدین کے پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے والدین سے پُرزور اپیل کی کہ وہ اس کی اہمیت کے مدنظر اپنے بچوں کی صحیح اسلامی رنگ میں اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمائے ہوئے ارشادات کے مطابق تربیت کریں۔ اور اس سے کسی وقت بھی غافل نہ ہوں۔ ساتھ ہی آپ نے گذشتہ مسلمان بچوں خصوصاً حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عہد طفولیت کے کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالتے ہوئے اطفال الاحمدیہ کو بھی قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے اطفال سے دردمندانہ اپیل کی کہ وہ حضور اقدس کی صحت کاملہ وعاجلہ و درازی عمر کے لئے نمازوں میں کثرت کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہا کریں۔ کیونکہ بچوں کی دعاؤں کو مولا کریم جلد سنتا ہے اور قبول فرماتا ہے۔

اس تقریر کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ان اطفال میں انعامات تقسیم کئے جنہوں نے رمضان المبارک میں نمازوں اور درس و تدریس کی پابندی کے سلسلہ میں اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ علاوہ ازیں مجلس ہذا کے زیر اہتمام قلمی رسالہ محمود کے دسمبر کے شمارہ کے اول ۔ دوم آنے والے آرٹیکل (نگارشات) لکھنے والے اطفال کو بھی انعامات دئے گئے۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم امیر صاحب نے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ و درازی عمر کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد جملہ اطفال اور حاضرین جلسہ میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد اجلاس کی کارروائی برخواست کی گئی۔ الغرض یہ مبارک تقریب دو گھنٹہ جاری رہی۔ الحمد۔ تقریب ہذا میں شہر کے چھ حلقے جات کے ۱۱۰ اطفال نے شمولیت اختیار کی۔ اس طرح اطفال کی حاضری ۹۰٪ تھی۔ بعد میں رات کو مختلف حلقہ جات کے اطفال نے اپنے اپنے حلقوں کی مساجد میں چراغاں کی اور نماز مغرب میں اپنے اپنے حلقہ کے نمازیوں کے ہمراہ حضور کی صحت وعافیت اور اسلام و احمدیت کے غلبہ کے لئے اجتماعی دعائیں کیں۔

مبشر احمد پال
مجلس اطفال الاحمدیہ شہر سیالکوٹ

وکالت مال کے اعلانات

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے
(۱۴۱ تا ۱۶۰)

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۴۱ - مکرم سید محمد بشیر المبشر صاحب آف پاکستان پرنٹرس روڈ کراچی ۔۔۔۔ ۵۰
۱۴۲ - احباب جماعت احمدیہ سمن آباد لاہور بذریعہ مکرم منظور احمد صاحب ۔۔۔۔ ۱۵
۱۴۳ - مکرم مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانوی بذریعہ مکرم محمد اکرم صاحب فرنگ ۔۔۔۔ ۱۰
۱۴۴ - احباب جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی بذریعہ مکرم جناب عبدالرؤف صاحب ۔۔۔۔ ۲۵
۱۴۵ - مکرم مرزا خدا بخش صاحب گجرات منجانب مرحوم والدین و اہلیہ صاحبہ ۔۔۔۔ ۲۴
۱۴۶ - مکرم مستری عبدالحی صاحب نور دیوالہ ضلع ملتان ۔۔۔۔ ۱۰
۱۴۷ - مکرم جناب غلام قادر صاحب انسپکٹر حویلی لکھا ضلع منٹگمری ۔۔۔۔ ۲۰
۱۴۸ - لجنہ اماء اللہ دارالصدر غربی ربوہ بذریعہ محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ ۔۔۔۔ ۱۰
۱۴۹ - محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مرزا مقصود احمد صاحب نبی سرور ۔۔۔۔ ۳۰
۱۵۰ - مکرم مستری فقیر محمد صاحب پشاور شہر ۔۔۔۔ ۵۰
۱۵۱ - مکرم حاجی اللہ دتا صاحب شیڈ مین ملکوال ضلع گجرات ۔۔۔۔ ۲۰
۱۵۲ - محترمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی صاحب کراچی ۔۔۔۔ ۱۵
۱۵۳ - مکرم سید عاشق حسین صاحب عرفان کراچی ۔۔۔۔ ۵۰
۱۵۴ - احباب جماعت احمدیہ کراچی بذریعہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب ۔۔۔۔ ۶۲
۱۵۵ - مکرم رانا عبدالکریم صاحب وحدت کالونی لاہور ۔۔۔۔ ۱۰
۱۵۶ - مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب حصاری لاہور ۔۔۔۔ ۲۰
۱۵۷ - احباب جماعت احمدیہ چک ۲۹۹ ضلع لائلپور بذریعہ مکرم چوہدری دوست محمد صاحب ۔۔۔۔ ۱۰
۱۵۸ - محترمہ امجدہ بی بی صاحبہ ملتان منجانب والد قاضی حبیب اللہ صاحب مرحوم ۔۔۔۔ ۲۵
۱۵۹ - " " " منجانب والدہ نور بیگم صاحبہ ۔۔۔۔ ۲۵
۱۶۰ - مکرم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی دارالرحمت وسطی ربوہ منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ ۔۔۔۔ ۱۰

ملازمین حضرات توجہ فرمائیں۔

ملازمین حضرات کے بارہ میں سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کا ارشاد گرامی حسب ذیل ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:-

"(۱) ہر سال جو سالانہ ترقی ملے اس میں سے پہلی ترقی مساجد (ممالک بیرون) کی تعمیر کے لئے دیا کریں۔

(۲) اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو تو وہ پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(۳) عارضی ملازمین جن کو ترقی نہیں ملتی ایک ماہ کی تنخواہ کا ½ دیں۔"

اکثر ملازمین کو ماہ مئی میں تنخواہوں کے بقایا جات ملتے ہیں۔ نیز کئی ملازمین کو سالانہ ترقیاں مل رہی ہیں۔ اس لئے ملازمین حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے محبوب آقا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے مذکورہ بالا ارشاد مبارک کے پیش نظر اپنی سالانہ ترقیاں اور بقایا جات کا ایک حصہ تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے دیکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

درخواست ہائے دعا

خاکسار کی نسبتی والدہ صاحبہ ایک ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ پہلے سے نسبتاً افاقہ ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود و درویشان قادیان اور احباب سے درخواست دعا ہے۔ تا اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد منیر)

۲ - والد محترم صوبیدار محمد عبدالصمد صاحب مولوی فاضل لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اب صحت پہلے سے کمزور ہو گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ درویشان اور احباب سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد عبدالسمیع شاکر پشاور چھاؤنی

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر معہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ مرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

۴۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۱۷۳۰۲

میں عصمت آرا بیگم زوجہ عنایت حسین شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۸۲ ج ب ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۵/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے بطور معلمہ اس وقت -/۱۰۰ روپے ماہوار تنخواہ لے رہی ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے مہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ عصمت آرا بیگم، گواہ شد کرم شاہ ولد سید نور حسین شاہ سکنہ گوجرہ ضلع لائلپور گواہ شد۔ عبداللہ شاہ ولد چراغ علی شاہ قوم سید صدیقی ساکن گوجرہ محلہ نہاری۔

مبلغ -/۵۰۰ روپے حق مہر کے حصہ وصیت -/۵۰ روپے کی ادائیگی کا میں ذمہ دار ہوں العبد عنایت حسین شاہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۲۸۳ ج ب لائل پور

گواہ شد غلام نبی ولد رحمت علی قوم آرائیں چک ۲۹۱ ج ب
۲ ، محمد عبداللہ شاہ بقلم خود
۳ ، شرافت احمد ولد محمد صادق قوم جٹ ساکن چک ۹۵ ج ب ،،

مسل ۱۷۳۰۳

میں عبدالمنان خان ولد حضرت عبدالمغنی خان صاحب قوم پٹھان فریدی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۹۶ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مالک ہوگی۔ العبد عبدالمنان خان کارکن نظارت بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا منیر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ
۲ ۔ ، سید مبارک احمد انسپکٹر وصایا۔
۳ ۔ حافظ مختار احمد شاہجہانپوری

مکرم و محترم والد صاحب (عبدالمغنی خان صاحب رضی اللہ عنہ) کے ترکہ کی اراضی چند سال قبل میں نے اپنی والدہ محترمہ کو دے دی تھی اور اس وقت والد مرحوم کے ترکہ جائداد میں کوئی زمین میرے نام نہیں ہے۔ (عبدالمنان خان)

مسل ۱۷۳۰۴

میں عنایت بی بی زوجہ بدرالدین صاحب ٹھیکیدار قوم عرب پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال بیعت جنوری ۱۹۵۲ء ساکن ربوہ دارالصدر غربی ضلع جھنگ نے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے مہر ۳۳ روپے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔ اس وقت میری ملکیت صرف مہر ہی ہے زیور اس وقت کوئی نہیں میں مہر کے ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم اس جائداد کی قیمت کے حصہ وصیت سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی، اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت بذریعہ فرزند حقیقی سے میرا جیب خرچ -/۲۰ روپے ماہوار ملتا ہے، میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی رہوں گی،

الامۃ نشان انگوٹھا عنایت بی بی زوجہ بدرالدین ٹھیکیدار محلہ دارالصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ صاحب مرحوم انسپکٹر وصایا کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ،

گواہ شد۔ عبدالسلام مبشر ابن بدرالدین صاحب ٹھیکیدار

مسل ۱۷۳۰۵

میں بلقیس بیگم زوجہ چوہدری اسلم حیات خان قوم جٹ کتھیہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۲۰۰ روپے گلوبند طلائی ۴ تولہ -/۴۰۰ روپے کانٹے طلائی ایک تولہ مالیتی ایک سو بیس روپے بالیاں طلائی ۶ ماشہ -/۶۰ روپے انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ مالیتی -/۳۰ روپے مشین سلائی -/۲۵۰ روپے کل جائداد مالیتی -/۱۰۶۰ روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں ہے میں کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور جو جائداد اس کے بعد پیدا کروں گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی اطلاع دیتی رہوں گی۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر بھی جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میرا کوئی ذریعہ آمدنی نہیں ہے اگر کبھی ہوا تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ بلقیس بیگم زوجہ چوہدری اسلم حیات خان سکنہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد چوہدری محمد اسلم حیات خان سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

۲۔ مولوی غلام احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد کنیز فاطمہ صدر لجنہ اماء اللہ حافظ آباد۔ ضلع گوجرانوالہ

مسل ۱۷۳۰۶

میں صفیہ مبارکہ زوجہ بابو نذیر احمد صاحب قوم راجپوت، پیشہ خانہ داری عمر قریباً ۳۲ سال پیدائشی احمدیہ ساکن پوسٹ آفس شیخ گڑھ کالونی کوارٹر نمبر ۵۳ جی ملتان سدرڈ بورڈ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری ماہوار آمد اس وقت کچھ نہیں میرا مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں لیکن چونکہ میرے خاوند عملی رنگ میں کمزور ہے اس لیے توقع نہیں کہ میرا مہر ادا کر سکیں اس لئے میں اپنے مہر کی رقم کا دسواں حصہ انشاء اللہ خود ادا کر دوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری آمدنی کا کوئی ذریعہ بن جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد میرے ترکہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ صفیہ مبارکہ حال ربوہ۔ محلہ دارالبرکات۔ گواہ شد حکیم محمد عبدالعزیز برادر نسبتی موصیہ گولبازار ربوہ۔ گواہ شد بقلم خود راجہ احمد خان محلہ دارالبرکات مکان ۱/۱۰ ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۹ رمئی۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کینیڈا کی براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے نمائندہ مائیکل میکلیر کو ایک انٹرویو میں بتایا ہے کہ مغربی طاقتیں بھارت کی فوجی امداد بڑھا کر ہماری سلامتی کو خطرہ میں ڈال رہی ہیں اس پالیسی سے انہیں خود بھی کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا۔ اور برصغیر کی سلامتی اور استحکام حاصل نہیں ہوگا۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ گو امریکہ اور برطانیہ نظریاتی طور پر کشمیریوں کو حق خود ارادیت دلانے کے بدستور حامی ہیں لیکن وہ بھارت پر کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے اس لئے دباؤ نہیں ڈال رہے کہ اس طرح بھارت ناراض ہو جائے گا صدر پاکستان نے اعلان کیا کہ بھارتی مسلمانوں کو مشرقی پاکستان میں دھکیل کر بھارتی حکومت نے جو ناجائز طرزِ عمل اختیار کر رکھا ہے اس سے پورے برصغیر میں کشیدگی بڑھ گئی ہے صدر ایوب نے یہ رائے ظاہر کی کہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی اصل مسئلہ کا کوئی حل نہیں ایک سوال پر آپ نے کہا کہ پاکستان پر بھارت کے حملہ کی صورت میں چین سے فوجی امداد حاصل کرنے کا دارومدار آئندہ واقعات پر ہوگا تاہم چین نسبتی رکاوٹوں کے باعث پاکستان کو زیادہ امداد نہیں دے سکتا صدر نے اعلان کیا کہ پاکستان اور بھارت میں فوجی تعاون کے بغیر برصغیر کا مؤثر دفاع ممکن نہیں۔

• سری نگر۔ ۹ رمئی۔ رائٹر کی اطلاع کے مطابق کل سری نگر میں قریباً دو سو اشخاص مختلف سڑکوں پر مارچ کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے مبصروں کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے گئے اور وہاں زبردست مظاہرہ کیا مظاہرین نے "ہم رائے شماری چاہتے ہیں" کے نعرے لگائے اور مطالبہ کیا کہ کشمیری عوام کو ان کا حق خود ارادی دے کر پوری ریاست میں اقوام متحدہ کے زیر اہتمام منصفانہ و آزادانہ رائے شماری کرائی جائے مظاہرین مقبوضہ کشمیر کی ایک مخالف سیاسی جماعت "رائے شماری محاذ" سے تعلق رکھتے تھے انھوں نے اقوام متحدہ کے مبصروں کے ہیڈ کوارٹر کے سامنے ایک قرارداد منظور کی جس میں کشمیری عوام کو حق خود اختیاری دینے اور ریاست میں رائے شماری کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔ انھوں نے یہ قرارداد اقوام متحدہ کے ایک مبصر کو دی جو کینیڈا کی آرمی میں میجر ہیں مذکورہ مبصر نے اعلیٰ فوجی مبصر جنرل نمو سے بات چیت کرنے کے بعد مظاہرین کو بتایا کہ ان کی قرارداد اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھانٹ کو بھیج دی جائے گی،

• نئی دہلی ۹ رمئی۔ شیخ عبداللہ نے کل پنڈت نہرو سے اپنی بات چیت جاری رکھی انھوں نے دوسرے متعدد بھارتی سیاستدانوں سے بھی ملاقاتیں کیں بعد ازاں آپ نے اخباری نمائندوں کو بتایا "کشمیر کے مسئلہ پر میری بات چیت سے صورت حال نے ٹھوس شکل اختیار کر لی ہے ہم ہوا میں باتیں نہیں کر رہے"۔

سوال۔ کیا بحث کسی قطعی فارمولے پر ہو رہی ہے؟

جواب۔ ہم کشمیر کے علاوہ کئی معاملات پر گفتگو کر رہے ہیں۔

سوال۔ کیا ایک حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کنفیڈریشن قائم کی جائے اور وادی کشمیر اس کنفیڈریشن کا ایک حصہ ہو؟

جواب۔ ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ ہر وہ حل پاکستان کے لئے قابل قبول اور اہل کشمیر کے لئے آبرومندانہ ہونا چاہیے جس سے بھارت کی سیکولر بنیاد ختم نہ ہو۔ اور جس سے بھارت یا پاکستان کو احساس شکست بھی نہ ہونے پائے۔

سوال۔ کشمیر میں استصواب کی بجائے انتخابات کرا لینے کی تجویز کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب۔ اس میں کئی قباحتیں ہیں مثلاً آزاد کشمیر میں انتخابات کون کرائے گا؟ اور یہ کیا کس طرح ممکن ہو گا کہ اتنی بات آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طور پر کرائے؟

•— لاہور۔ ۹ رمئی۔ مرکزی وزیر اطلاعات مسٹر عبدالوحید خان نے کہا ہے "کوئی طاقت شیخ عبداللہ کو سلامتی کونسل میں جا کر پچاس لاکھ کشمیریوں کا کیس پیش کرنے سے روک نہیں سکتی۔ شیخ صاحب کا حفاظتی کونسل میں جانا ضروری ہے تاکہ وہ ارکان کونسل کو مسئلہ کے تمام پہلوؤں سے آگاہ کر سکیں"۔

مسٹر عبدالوحید خان کل لاہور کے ہوائی اڈہ پر ڈھاکہ جاتے ہوئے ان خبروں پر تبصرہ کر رہے تھے کہ امریکہ شیخ عبداللہ کو حفاظتی کونسل میں طلب کرنے کی تجویز کی مخالفت کرے گا

•— نیویارک۔ ۹ رمئی۔ بھارتی مندوب مسٹر چھاگلہ نے آج حفاظتی کونسل میں اعلان کیا کہ شیخ عبداللہ کو اس کونسل میں مدعو کرنے کی پاکستانی تجویز ہمیں ہرگز منظور نہیں بھارت کو کشمیر میں کسی تیسرے فریق کی مداخلت بھی گوارا نہیں اور ریاست میں کوئی حل مسلط کرنا بے کار ثابت ہوگا آپ نے کہا شیخ عبداللہ بھارت کے شہری ہیں اور یہ فیصلہ کرنا بھارتی حکومت کا کام ہے کہ حفاظتی کونسل کے لئے اس کے وفد میں کون شامل ہو۔

• دارالسلام ۹ رمئی۔ ٹانگانیکا میں گذشتہ رات شدید زلزلہ آنے سے سینکڑوں افراد بے گھر ہو گئے اس زلزلے کا جھٹکا مشرقی افریقہ کے متعدد علاقوں میں محسوس کیا گیا ٹانگانیکا کے شمالی علاقہ کے ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری نے بے گھر افراد کے لئے امداد کی اپیل کی ہے

• نئی دہلی ۹ رمئی۔ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ وہ شیخ عبداللہ سے محض کشمیر ہی کے سوال پر بات چیت نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس سے کہیں زیادہ بڑے مسائل پر جائزہ لیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ ہم دونوں پاک بھارت اختلافات کے بارے میں تبادلہ خیال کر رہے ہیں پنڈت نہرو نے کہا کہ میں اس بات کا مخالف نہیں ہوں کہ شیخ عبداللہ صدر ایوب سے بات چیت کرنے کے لئے پاکستان جائیں۔ اس سلسلہ میں پابندی عائد کرنا نہ تو مناسب ہے اور نہ ہی یہ بات قرین انصاف ہے انہوں نے یہ بھی کہا کہ شیخ عبداللہ کے نیویارک جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اقوام متحدہ میں ہمارا نمائندہ واضح طور پر اس بارے میں بھارت کا موقف بیان کر چکا ہے۔

• نئی دہلی ۹ رمئی بھارتی حکومت کو امریکہ سے زیادہ مقدار میں گندم ملنے کی کوئی امید نہیں رہی ہے کیونکہ امریکی حکومت گندم کی فراہمی کا لمبی مدت کا کوئی معاہدہ نہیں کر سکتی جس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ کے انتخابات قریب آ رہے ہیں۔

بھارت کے سرکاری حلقوں میں اس خبر سے بڑی تشویش پھیل گئی ہے کیونکہ بھارت شدید غذائی قلت کا شکار ہو رہا ہے اور بھارتی عوام کو اسی صورت میں قحط کا شکار ہونے سے بچایا جا سکتا ہے کہ امریکہ بھارت کو اناج فراہم کرنے پر رضامند ہو جاتا۔ حکومت بھارت کوشش کر رہی ہے کہ امریکی حکومت کو گندم مہیا کرنے کے لئے ایک سال کی مدت کے لئے معاہدہ کرنے پر رضامند کر لیا، کیونکہ اگر فوری طور پر اناج درآمد نہ کیا گیا تو بھارت کی اقتصادی بدحالی آئندہ انتخابات میں کانگریس پارٹی کی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو گی۔

• کنکورڈ کیلیفورنیا ۹ رمئی۔ گزشتہ روز سان فرانسسکو جانے والا ایک طیارہ گر کر تباہ ہو گیا اور اس میں سوار ۴۲ افراد ہلاک ہو گئے مسافروں کی لاشیں کئی میل کے فاصلے میں بکھری پڑی ہیں۔ حادثہ طیارہ میں آگ لگنے سے رونما ہوا۔

• ہمبرگ ۹ رمئی۔ افریقہ میں اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے روس اور چین میں جو دوڑ ہو رہی ہے اور روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کے خیال کے مطابق اس میں فتح ان کی ہو گی۔ صدر بن بیلا کے دورۂ روس سے ان کی یہ امید اور بڑھ گئی ہے۔ صدر بیلا کا ماسکو میں شاندار استقبال کیا گیا۔

• منیلا ۹ رمئی منیلا کی مارکیٹ میں گزشتہ روز بم کے دھماکہ اور آتشزدگی سے ایک چھ منزلہ عمارت تباہ ہو گئی جس سے کم از کم پندرہ افراد ہلاک اور پچاس شدید مجروح ہوئے۔ پولیس کے مطابق دھماکہ کے بعد عمارت آگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔

• قاہرہ ۹ رمئی۔ صدر ناصر نے برطانیہ کو انتباہ کیا ہے کہ وہ عدن کے قبائل کے خلاف اپنی جنگ بند کر دے ورنہ اس کے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ تنہا عدن کے قبائل کا معاملہ نہیں بلکہ پوری عرب قوم میں موجودہ صورت حال سے اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔

عرب جمہوریہ کے سربراہ نے اس بات کو دہرایا کہ ایک نہ ایک دن برطانیہ کو عرب سرزمین سے رخصت ہونا پڑے گا اور یہ دن بہت قریب ہے۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ قبائل کے خلاف جنگ کر کے یمن میں اپنے پٹھوؤں کے حوصلے بلند کرنا چاہتا ہے لیکن قبائل جس انداز میں برطانوی فوج کا مقابلہ کر رہے ہیں اس سے جلد ہی برطانیہ اور اس کے پٹھوؤں کے عزائم کا خاتمہ ہو جائے گا۔

• لاہور ۹ رمئی نیشنل بنک آف پاکستان نے سال ۱۹۶۳ء کے دوران میں دو کروڑ انیس لاکھ روپے کے مجموعی منافع کا اعلان کیا ہے۔ بنک کا ادا شدہ سرمایہ دو کروڑ دس لاکھ روپے تک پہنچ گیا ہے جمع شدہ سرمایہ ایک ارب سترہ کروڑ ترین لاکھ روپے ہے اور بنک کا کل اثاثہ تین ارب دو کروڑ ستاسی لاکھ ہے۔

یہ اعداد و شمار نیشنل بنک آف پاکستان کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کے صدر مسٹر ہوشنگ این۔ ای۔ ڈنشا نے کل حصہ داروں کے پندرھویں سالانہ عام اجلاس میں پیش کیے۔

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

جلسہ تحریک جدید

عشرہ تحریک جدید کے سلسلہ میں مورخہ ۹/۵/۶۲ بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد دارالرحمت وسطی میں جلسہ تحریک جدید ہوگا جس میں محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ "تحریک جدید کی اہمیت اور احباب جماعت کا فرض" کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(جنرل سیکرٹری تحریک جدید لوکل انجمن ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴